چہل قدمی برائے جنازہ میت

محقق اہلسنت شیخ الحدیث مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا

مؤلف

مفتی محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمۃ

حافظ محمد کاشف اشرفی عطاری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ یَانُوۡرَاللّٰہ

مکہ مدینہ

بقیع

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد!

بعض لوگ کہتے ہیں کہ چہل قدمی بدعت ہے ان کا ایسا کہنا غلط ہے اس لیے چہل قدمی یعنی دس دس قدم پر کندھا بدلنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مسنون ہے۔ بعض احادیث میں اس کے سنت ہونے کی تصریح موجود ہے اور متعدد احادیث میں اس کے فوائد جلیلہ مذکور۔ فقہ حنفی کی اکثر کتب مبارکہ میں موجود ہیں اس لیے اس کو مسنون وراردیا گیا ہے۔ لہذا چہل قدمی کو بدعت نہ کہے گا مگر وہ ہی جو جاہل اور پاگل ہے یا بدمذہب وہابی۔ سنی حنفی مسلمان ایسے لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھریں گے۔ اور اس مسنون طریقے کو ہرگز ہرگز ترک نہ کریں گے (إن شاءاللہ عزوجل ثم إن شاءاللہ عزوجل)۔

فائدہ: جو مسئلہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہو اسے بدعت کہنا گمراہی ہے الحمدللہ یہ مسئلہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے فتویٰ بدعت لگانے والے عادت سے مجبور ہیں ان کی عادت ہے کہ جو عمل اہلسنت سے مروج ہو اور ان کے کسی بڑے مولوی لیڈر کے مطالعے کی کمی سے نظر سے نہ گذرا تو اس نے بدعت کہہ دیا تو اس کے منہ سے لفظ بدعت نکل گیا وہ ان کے نزدیک بدعت ہے اگرچہ وہ احادیث سے بھی ثابت ہے۔

باب اوّل: اس باب میں فقیر احادیث صحیحہ عرض کرتا ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

من اتبع جنازۃ فلیحمل بجوانب السریر کلھا فانہ من السنتہ ثم ان شاء فلیتطوع وان شاء فلیدع

ترجمہ: جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اسے چارپائی کی تمام طرفوں کو کندھا دینا چاہیے کیونکہ ایسا کرنا سنت ہے پھر چاہے تو جنازہ اُٹھائے رکھے اور چاہے تو جنازہ اُٹھانا چھوڑ دے (رواہ ابو داؤد دالطیالسی وابن ماجہ و البیھقی)

فائدہ: فن حدیث کا فائدہ ہے صحابی کا قول و فعل بھی سنت میں داخل ہے بالخصوص وہ جلیل القدر صحابی جنہیں رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے وافر حصہ نصیب ہو۔

۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں (من السنته حملالسریر بحوانبه الاربع) جنازہ کی چارپائی کو چاروں طرف سے کندھا دینا سنت ہے۔ "کذافی الصحیح البھاری" یہ حدیث ان کتابوں میں ہے (۱) آثار ابوحنیفہ (۲) ابوداؤد طیالسی (۳) بہاری۔

۳: منصور بن المعتمر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں "من السنته حمل الجنازة بجوانب السریر الاربعته" جنازہ اُٹھانے میں سنت یہ ہے کہ چارپائی کی چاروں طرف کو کندھا دیا جائے (رواہ محمد بن الحسن کذافی فتح القدیر)

۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "من اتبع الجنازة فلیا خذ بجوانب السریر الاربعته" جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اسے چارپائی کی چاروں طرف کو کندھا دینا ہے (عبدالرزاق وابن ابی شیبته فتح الباری شرح البخاری)

۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں " اذا تبع احد کم جنازة فلیا خذ بقوائم السریر الاربع " جب تم سے کوئی جنازہ کے پیچھے چلے تو اسے چارپائی کے چاروں پایوں کو کندھا دینا چاہیے۔ " راوھابن ابی شیبته و عبدالرزاق عن شعبته عن منصور کذافی الصحیح البھاری و ذکرہ العلامته بدر الدین العینی الرمذوالکمال فی الفتح " یہ حدیث ان کتابوں میں ہے ۱۔ ابن ابی شیبہ ، ۲۔ عبدالرزاق، ۳۔ فتح الباری، ۴۔ عینی ، ۵۔ بھاری۔

۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں " اذا تبع احد کم الجنازة فلیا خذ بقوائم السریر الاربع ثم

لیتطوع بعدا د فلیذرای فانه من السنته" جب تم میں سے کوئی ایک جنازہ کے پیچھے چلے تو اسے چار پائی کے چاروں پایوں کو کندھا دینا چاہیے پھر اس کے بعد چاہے تو جنازہ اُٹھائے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ ذکرہ البدر ا العینی فی الرمز العلامته الزیلعی فی التبین (عینی شرح بخاری)

۷: حضرت امام برھان الدین مرغینانی فرماتے ہیں " عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ انہ جمل جوانب السریر الاربع " حضرت ابنِ عمر کے بارے مروی ہے کہ انہوں نے چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دیا. رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ (الہدایہ)

۸: امام کاشانی فرماتے ہیں " وروی ان ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ کان یدور علی الجنازۃ من جونبھا الاربع" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جنازہ کو چاروں طرفوں سے کندھا دینے کے لیے گھوما کرتے تھے۔ (بدائع والصنائع فی ترت٥یب الشرئع ، ۳۰۹ ،ج ۱)

۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں " ان من السنته حمل الجنازۃ بجواب السریر الار بعته فمازدت علی ذلک فھو نافلته" بلاشبہ سنتوں میں سے ایک سنت جنازہ کو چاروں طرف سے کندھا دینا ہے پھر اس پر جو زیادتی کرے وہ نفلی عبادت ہے۔ روامحمد بن الحسن وقال و بہ ناخذ (کتاب الآثار صفحہ ۷۸)

۱۰: حضرت علی ازدی فرماتے ہیں: "رایت ابن عمر فی جنازۃ فحمل بجوانت السریر الاربع" میں عبداللہ بن عمر کو ایک جنازہ میں دیکھا تو آپ نے چار پایوں کے چاروں طرفوں کو کندھا دیا۔ رواہ عبدالرزاق کذافی فتح القدیر (الصحیح البھاری صفحہ ۸۱۶)

۱۱: حضرت ابوالدرورا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں " من تمام اجر الجنازۃ ان تشیعھا من اھلھاوان تخمل بار کانھا الاربعته وان تحشوفی القبر" جنازہ کا پورا اجر اسی میں ہے کہ تو گھر سے جنازہ کے ہمراہ جائے اور اس کے چاروں طرفوں کندھادے اور قبر پر مٹی ڈالے۔ رواہ ابو بکر بن شیبہ فی مصنفہ واسنادہ مرسل قوی (الصحیح البھاری صفحہ ۸۱۶)

۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ " من حمل الجنازة بجو انبها الاربع فقد قضی الذی علیهٗ" جس شخص نے جنازہ کو چاروں طرفوں کندھا دیا اس نے اپنے اوپر میت کے جملہ حقوق ادا کردیئے۔ (رواہ عبدالرزاق کذافی الصحیح البھاری صفحہ ۸۱۶، الھدایہ، صفحہ ۱۸۲، جلد ۱، واالفتح القدیر و مراقی الفلاح، صفحہ ۳۳۱)

فائدہ: امام طحاوی حنفی اس کی شرح میں فرماتے ہیں "ای فقد ادی الذی من حق اخیه المسلم ولعل المراد انه ادی معظمه" حق کی ادائیگی سے مراد اس حق کی ادائیگی ہے جو مسلمان پر مسلمان بھائی کا ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد بڑے حق کی ادائیگی ہو۔

۱۳: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ " من تبع جنازه و حملهاثلاثه مرارا فقد قضی ما علیه من حقها" جو جنازہ کے پیچھے چلے اور چاروں طرفوں کندھا دے اس نے میت کے جملہ حقوق ادا کردیئے (رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب المشکوۃ صفحہ ۱۳۲، ج ۱)

۱۴: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ " من حمل جنازه اربعین خطوة کفرت ابعین کبیره" جو شخص چالیس قدم جنازہ اُٹھائے تو اس کا یہ عمل اس کے چالیس بڑے بڑے گناہ مٹا دیتا ہے (البدائع والر مزوالمراقی) ابن عابدین الشامی نے فرمایا ۔"جنازہ کو ہر جانب سے چالیس قدم اُٹھائیں جائیں۔ (مراقی الفلاح ، صفحہ ۳۳۱)

امام طحاوی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں ۔وفی الحدیث (التصریح بان الکبائر تکفر بهذاالفعل) اس حدیث میں اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ اس فعل کی وجہ سے کبیرہ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں گویا چہل قدمی انسان کے گناہوں کا صابن ہے اس پر عمل وہ کریگا جو گناہوں کے دھل جانے کا خیال رکھتا ہو جو محروم ہو کیا کہا جائے۔

۱۵: حضرت واصلہ بن اصقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ " من حمل بجوانب السریر الاربع غفرله اربعون" جو شخص چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ (روا ابن عساکر کذافی الصحیح البھاری صفحہ ۸۱۶)

۱۶: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ " من حمل جنازة بقوائمها الاربع غفر الله له مغفرة حتما " جو شخص چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرمائے گا۔ (الجوهره شرح القدوری، صفحه ۱۳، ج ۱)

فائدہ: اہلِ انصاف فیصلہ فرمائیں کہ ہم نے اپنے موقف پر سولہ احادیث پیش کی ہیں۔ مخالفین کم از کم کوئی ایک حدیث چہل قدمی کی نفی پر پیش کریں جب کوئی حدیث ہے ہی نہیں تو انکار کیوں۔

آخری گزارش: الحمدللہ ان احادیث مبارکہ سے جہاں ان کا مسنون ہونا ثابت ہے وہاں ان کے فوائد جلیلہ کی تصریح بھی موجود ہے مانعین کو اگر احادیث معتبرہ پر ایمان ہے تو ان پر عمل کریں کیونکہ سچے اور پکے مسلمان کی یہی علامت ہے کہ وہ احادیث مبارکہ پر عمل کرے اگر خود محروم ہے تو عمل کرنے والے مسلمان کو بدعتی کہہ کر خود گمراہی کے گھڑے میں نہ گرے۔

باب فتاویٰ احناف

حضرت محمد بن الحسن شاگرد امام اعظم ابو حنیفہ فرماتے ہیں:

یبدا الر جل بیمین المیت المقدم علی یمینه ثم یمین المیت الموخر علی یمینه ثم دالی المقدم الا یسر فیضعه علی یساره ثم یاتی الموخر الا یسر فیضعه علی یساره وهذا قول ابی حنیفه. جنازہ اُٹھانے والا پہلے میت کا دایاں سرہانہ اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے۔ پھر دائیں پایتی اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے پھر بایاں سرہانہ اپنے بائیں کندھے پر اُٹھائے پھر بائیں پایتی اپنے بائیں کندھے پر اُٹھائے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے

(کتاب الآثار، ص ۷۸)

امام ابن الہمام حنفی فرماتے ہیں:

وروی محمد بن الحسن عن منصور اب المعتمر قال من السنته حمل الجنازه بجوانب السرير الاربعه وروی ابن ماجه بلفظ من اتبع الجنازه فليا خذ بجوانب السرير كلهافانه من السنته فوجب الحكم بان هذا هوا لسنته "

اور امام محمد بن حسن نے منصور بن معتمر سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جنازہ کی چارپائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دینا سنت ہے اور ابن ماجہ کی روایت کے لفظ یہ ہیں کہ جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اسے چارپائی کی سب طرفوں کو کندھا دینا چاہیے۔ کیونکہ یہ سنت ہے پس منزلوں کے مسنون ہونے کا حکم دینا واجب ہوگیا۔ (فتح القدیر)

فتاویٰ عالمگیری ص ۱۶۲، جلد اول میں ہے۔

”ثم ان فی حمل الجنازہ شیئین نفس السنہ کما لھا اما نفسہ السنہ فھی ان تاخذ بقوا ئمھا الاربع علی طریق التعاقب بان تحمل من کل جانب عشر خطوات وھذایتحقق فی حق الجمع وما کمال السنہ فلا یتقق الافی واحد وھوان یبدم لحمامل بحمل یمین مقدم الجنازہ کذافی التتار خانیہ فیحملہ علی عاتقہ الایمن ثم الموخر الایمن علی عاتقہ الایمن ثم المقدم الایسر علی عاتقہ الایسر ھذا فی التبیین۔“

فائدہ: جنازہ اٹھانے میں دو چیزیں ہیں

(۱) خود سنت ھے (۲) کمال سنت

(۱) سنت تو یہ ہے کہ چار آدمی پے در پے چاروں پایوں کو کندھا دیں اور دس دس قدم پر کندھا بدلیں، یہ نفس سنت چاروں حاملین جنازہ کے حق میں متحقق ہوگی۔

(۲) کمالِ سنت صرف اسی شخص کے حق میں پائی جائے گی جو سب سے پہلے چار پائی کا دایاں سرہانہ اٹھائے اسی طرح فتاویٰ تتار خانیہ میں مذکور ہے اور تبیین الحقائق میں ہے کہ جنازہ اٹھانے والے کو چاہیے کہ وہ پہلے دائیں سرہانے کو اٹھائے پھر دائیں پایتی کو پھر بائیں سرہانے کو پھر بائیں پایتی کو اٹھائے۔

(۳) تبیین الحقائق میں صفحہ ۲۴۵ میں ہے۔ وینبغی ان یحملھا من کل جانب عشر خطوات لقو لہ علیہ الصلوۃ والسلام من حمل جنازہ اربعین خطوہ کفرت عنہ مائتہ اربعین کبیرہ۔

اور چاہیے کہ وہ جنازہ کی ہر جانب کو دس قدم اٹھائے اس کے چالیس بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

(۴) درمختار صفحہ ۶۵۷ میں ہے۔ واذاحمل الجنازہ وضع ندبا مقدمھا علی یمینہ عشر خطوات لحدیث من حمل جنازہ اربعین خطوہ کفرت عنہ اربعین کبیرہ ثم وضع مو خرھا علی یمینہ کذلک ثم مقد مھا علی یسارہ ثم موخر ھا کذلک فیقع الفراغ خلف الجنازہ فیمشی خلفھا۔

اور جب کوئی جنازہ اٹھانا چاہے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ دایاں سرہانہ اپنے دائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے پھر دائیں پچھلی اپنے دائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے پھر دایاں سرہانہ اپنے بائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے پھر بائیں پایتی اپنے بائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص جنازہ کو چالیس قدم کندھا دے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ

معاف کردیئے جاتے ہیں۔

(۵) بدائع الصنائع صفحہ ۳۰۹ میں ہے۔

ومن اراد كمال السنته فى حم الجنازه ينبغى له ان يحملها من الجوانب الاربع لما رويا عن ابن عمر رضى الله عنه انه كان يدور على الجنازه على جوانبها الاربع فيضع مقدم الجنازه على يمينه ثم على موخر ها على يمينه ثم مقدمها على يسار ثم موخر ها على يساره كما بين فى الجامع الصيغر.

ترجمه: اور جو شخص جنازہ اٹھانے میں پوری سنت کا ارداہ کرے اسے چاروں طرفوں کو کندھا دینا چاہیے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ جنازہ کی چاروں طرفوں کو گھوم کر کندھا دیا کرتے تھے۔ پس یہ شخص اپنے دائیں کندے پر دایاں سرہانہ اٹھائے پھر دائیں پایتی پھر بائیں کندھے پر بایاں سرہانہ اٹھائے پھر بائین پایتی۔ جیسا کہ منزلوں کا یہ طریقہ امام محمد بن الحسن نے کتاب جامع صغیر میں بیان فرمایا ہے۔

(۶) وينبغى ان يحمل من كل جانب عشر خطوات لماروى فى الحديث من حمل جنازه اربعين خطوه كفرت اربعين كبيره.

ترجمه: اور اٹھانے والے کو چاہیے کہ وہ جنازہ کے چاروں طرف کو دس دس قدم کندھا دے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص جنازہ کو چالیس قدم اٹھائے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

۷: امام ابوالاخلاص شرنبلالی حنفی فرماتے ہیں:

وينبغى لكل واحد حملها اربعين خطوه يبداء الحامل بمقدمها الايمن فيضه على يمينه اى على عاتقه الا يمن ويمينها الى الجنازه ماكام جهته يسار الحامل لان الميت يلقى على ظهره ثم يضع موخر ها الايمن عليه اى على عاتقه الايمن ثم يضع مقدمها الايسر يحملها عليه اى على عاتقه الا يسر فيكون من كل جانب عشر خطوات لقوله عليه الصلاة والسلام من حمل جنازه اربعين خطوه كفرت عنه اربعين كبيره ولقول ابى هريره رضى الله عنه من حمل بجوانبها الاربع فقد قضى الذى عليه

(مراقی الفلاح ص ۳۳۱)

ترجمہ: ہر جنازہ اٹھانے والے کو چاہیے کہ وہ چالیس قدم جنازہ اٹھائے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جنازہ کے دائیں سرہانے سے ابتدا کریا اور اسے اپنے کندھے پر اٹھائے پھر دائیں پایتی کو اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں سرہانے کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں پایتی کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے اور دس دس قدم چلے کل چالیس قدم ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازہ کو چالیس قدم اٹھائے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹائے جاتے ہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی جنازہ کی چاروں طرفوں کندھا دے اس نے میت کے جملہ حقوق ادا کر دیئے۔

(۸) امام صدور الشریعہ فرماتے ہیں " وسن فی خمل الجنازہ اربعہ وان تضع مقدمها ثم موخر ها علی یمینک ثم مقدمها ثم موخر ها علی یسرک"

اور جنازہ اٹھانے میں سنت یہ ہے کہ اسے چار شخص اٹھائیں اور یہ بھی سنت ہے کہ جنازہ کت دائیں سرہانے کو اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے پھر اس کی دائیں پایتی کو اسی کندھے پر اٹھائے پھر اس کے بائیں سرہانے کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے پھر اس کی بائیں پایتی کو اسی کندھے پر اٹھائے۔ (شرح وقایہ ، صفحہ ۲۵۷)

(۹) کمال الدین ابن الھما فرماتے ہیں " فا لحاصل ان تضع یسار السریر المقدم علی یمینک ثم یساره الموخر ثم یمینه المقدم علی یسارک ثم یمینه الموخر لان فی هذا یثار الليتا من".

پس حاصل کلام یہ ہے کہ تو میت کی چارپائی کے بائیں سرہانے کو اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں پایتی کو اسی کندھے پر اٹھائے پھر چارپائی کا دایاں سرہانہ اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے پھر اس کی دائیں پایتی کو اسی کندھے پر اٹھائے کیونکہ اس میں دائیں طرف کو بائیں طرف پر تقدم ملتا ہے۔

(حواشی شلبیہ علی التبین، صفحہ ۲۴۵ ، جلد اول)

(۱۰) شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ سنت نزدما آنست که بردار آنرا چهار کس زیرا که روایت کرده شده است ابن مسعود که گفت از سنت ست حمل جنازه از چهار جانب روایت کرده است این راامام محمد در آثار ازبی حنیفه بسند وے تا ابن مسعود وهم چنیں روایت کرده است ابوداؤد و طیالسی وابن ابی شیبه و عبدر الرزاق از شعبه از منصور.

ہم حنفیوں کے نزدیک سنت یہ ہے کہ جنازہ کو چار آدمی اٹھائیں۔ کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ جنازہ کو چاروں طرفوں سے اٹھایا جائے۔ اس حدیث کو امام اعظم ابوحنیفہ سے ان کی سند تا حضرت ابن مسعود کے ساتھ روایت کیا ہے اور اسی قسم کی حدیث ائمہ حدیث ابوداؤد وطیالسی، ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے روایت کی ہے۔

(اشعتہ اللمعات، ص ۶۸۲، ج ۱)

(۱۱) اعلی حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ مصدقہ کتاب بہار شریعت جلد چہارم ص ۱۴۴ میں ہے سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک شخص لے اور یہ بھی سنت ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ دائیں سرہانے کو کندھا دے پھر داہنی پایتی کو پھر بائیں سرہانے کو پھر بائیں پایتی کو اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ لے کر چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گیں نیز حدیث میں ہے جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالی اس کی حتمی مغفرت فرمائے گا۔

(جوھرہ، عالمگیری، درمختار)

فائدہ: چہل قدمی کا یہی حکم فقہ حنفی کی باقی تمام معتبر کتب متون وشرح وحواشی وفتاوی میں مذکور ہے۔ اس کے بعد چہل قدمی کو کوئی بدعت نہ کہے گا۔ مگر وہی جو منکرِ حدیث وفقہ ہے یا جاہل اجہل یا بدمذہب وہابی۔

اہل اسلام سے اپیل: صدیوں سے جن مسائل وعقائد کے مشائخ اور علماء پابندر ہے۔ ان کے لیے جو بھی بدعت کا فتوی لگائے یا انکار کرے تو سمجھ لیں اس کے لیے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالی سے مخالفت کی نحوست گلے میں پڑی ہے اور احادیث مبارکہ سے جو ثابت ہے جو بھی اپنے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالی کے طریقہ اور عقیدہ سے ہٹ گیا وہ جہنم میں گیا جیسا کہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔

(۱) نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالتہ وید اللّٰہ علی الجما عتہ ومن شذ شذ فی النار"

(مشکوۃ باب الاعتصام)

ترجمہ: اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نا کرے گا اور اللہ تعالی کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے علیحدہ ہو وہ جہنم میں گیا"

فائدہ: یہ چہل قدمی امتِ حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ایک بڑی جماعت میں اور قدیم الایام سے مروج ہے جو احادیث اور فقہ سے بھی ثابت ہے اب جو منکر ہے وہ جماعتِ حق سے نکل کر سیدھا جہنم گیا اللہ تعالی توبہ کی توفیق بخشے تو پھر نجات کی امید ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یا خذ الشاہ القا صیہ الناحیہ وایا کم والشعاب علیکم بالجماعت والعامہ"

(رواہ احمد ، مشکوۃ)

ترجمہ: شیطان انسان کا بھڑیا ہے جس طرح بکریوں کا ایک بھڑیا ہوتا ہے بھاگنے والی اور دور والی اور کنارے والی بکری کو بھڑیا پکڑتا ہے اور تمام پہاڑ کے دروں سے بچو اور جماعت کو لازم پکڑو۔

فائدہ: سب کو معلوم ہے کہ یہ اہلسنت اور ان کے مروج طریقے قدیم سے ہیں اور ان ہی سے ہر فرقہ جدا ہوا ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعتِ حق اہلسنت کے ساتھ رہنے کی تلقین بھی فرمائی ہے اور اسے ایک بہترین مثال سے بھی سمجھایا ہے تا کہ کوئی قسمت کا مارا جماعتِ حق اہلسنت سے جدا نہ ہو جائے۔

(۳) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" من فارق الجماعہ شر افقد خلع ربقبہ الاسلام من عنقہ"

(رواہ احمد و ابوداؤد ، مشکوۃ)

غور تو فرمائیں جو بھی اہلسنت حق جماعت سے علیحدہ ہو کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بناتا ہے یعنی اپنا نظریہ قائم کرتا ہے وہ اسلام سے علیحدہ ہو گیا۔

انتباہ: اس کے علاوہ اور بھی متعدد روایات ہیں ان سب کا یہی مقصد ہے کہ اہلِ حق سے ہٹ کر اپنا عندیہ قائم کرنا الٹا اہل حق کو بدعت کا نشانہ بنانا گمراہی کی علامت ہے جب ہم نے احادیث صحیحہ وفقہ حنفیہ وغیرہ سے اس کا ثبوت پیش کر دیا ہے اس کے باوجود پھر بھی کوئی اسے بدعت کہتا ہے تو پھر وہ اپنی قسمت پر ماتم کرے کہ وہ اہل حق سے نکل کر سیدھا جہنم گیا۔

وما علینا الاالبلاغ وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلی الہ واصحابہ اجمعین.